Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ ۱۸ فروری ۱۹۱۳ء

الفضل ربوہ

بروز منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۳۳/۶۸ | ۲۱ شعبان ۱۳۹۹ھ ، ۱۷ وفا ۱۳۵۸ہش ، ۱۷ جولائی ۱۹۷۹ء | نمبر ۱۶۱

اخبارِ احمدیہ

ربوہ - ۱۷ وفا (جولائی) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اسلام آباد سے آمدہ ۱۴ جولائی کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے - الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں ہر طرح خیر و عافیت سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے ، آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت گذشتہ رات بہت خراب رہی ۔ سر درد بھی رہا ۔ تاہم اب طبیعت نسبتاً بہتر ہے ۔

احباب جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے ۔ آمین

ٹیلیفون اور تار کے ذریعہ اطلاع ملی ہے کہ میرے بزرگ بھائی ڈاکٹر نذیر احمد صاحب مقیم لندن کو دل کا عارضہ ہوا ہے اور وہ تاحال ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں ۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ کریم ان کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور کام کرنے والی لمبی زندگی عطا فرمائے ، آمین ۔

(سردار بشیر احمد - ربوہ)

ولادت

عزیزم ظہور احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۵ جولائی ۱۹۷۹ء کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے جس کا نام اظہر محمود رکھا گیا ہے ۔ نومولود مکرم قریشی عبد الرحمٰن صاحب ظفر کا پوتا اور خاکسار کا نواسہ ہے ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے نیک اور خادمِ دین بنائے ۔ آمین

(خاکسار احمد حسین کاتب الفضل)

بائیسواں ۲۲

مرکزی سالانہ اجتماع انصار اللہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے تمام مجالس کی اطلاع کیلئے اعلان ہے کہ انصار اللہ کا بائیسواں ۲۲ مرکزی سالانہ اجتماع انشاء اللہ العزیز مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ اخاء / اکتوبر ۱۳۵۸ ہش / ۱۹۷۹ء بروز جمعہ ، ہفتہ اور اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا ۔

تمام انصار سے درخواست ہے کہ وہ اس اجتماع میں شمولیت کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں ۔

قائد عمومی

مجلس انصار اللہ مرکزیہ

بحرِ حکمت کے موتی جوامعُ الکلم جواھرُ الکلام

کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو

تمام قویٰ کا بادشاہ انصاف ہے اگر یہ قوت نہیں تو پھر سب قوتوں سے محروم ہونا پڑتا ہے

ارشادِ باری تعالیٰ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ لِلّٰهِ شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ ۖ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلٰى أَلَّا تَعْدِلُوا ۚ اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۚ إِنَّ اللّٰهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝ (المائدہ آیت ۹)

ترجمہ :- اے ایماندارو! تم انصاف کے ساتھ گواہی دیتے ہوئے اللہ کے لئے استادہ ہو جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کر دے کہ تم انصاف نہ کرو ۔ تم انصاف کرو وہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے ۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو ۔ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اُس سے یقیناً آگاہ ہے ۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتِ امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ لِصَاحِبَتِهَا إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ وَقَالَتِ الْأُخْرٰى إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ فَتَحَاكَمَا إِلٰى دَاوُدَ فَقَضٰى بِهِ لِلْكُبْرٰى فَخَرَجَتَا عَلٰى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ فَأَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ ائْتُونِي بِالسِّكِّينِ أَشُقُّهُ بَيْنَهُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرٰى لَا تَفْعَلْ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضٰى بِهِ لِلصُّغْرٰى ۔ (بخاری کتاب الانبیاء)

ترجمہ :- حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا دو عورتیں تھیں اُن کے ساتھ اُن دونوں کے بچے بھی تھے بھیڑیا آیا اور ان دونوں میں سے ایک کے بچے کو اٹھا کر لے گیا ۔ تو جس عورت کا بچہ بھیڑیا لے گیا تھا اُس نے دوسری عورت کو کہا کہ بھیڑیا تیرے بچہ کو اُٹھا کر لے گیا ہے ۔ دوسری عورت نے پہلی عورت سے کہا نہیں تیرا بچہ بھیڑیا اُٹھا کر لے گیا ہے ۔ وہ دونوں عورتیں یہ جھگڑا حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس لیکر گئیں تو آپ نے بڑی کے حق میں فیصلہ دیا ۔ باہر نکلیں تو حضرت سلیمان علیہ السلام سے ملیں اور ان کو اس معاملہ سے آگاہ کیا اور فیصلے کیلئے کہا ۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے ایک چھری لادو اس بچّہ کو کاٹ کر ان دونوں عورتوں میں تقسیم کر دوں ۔ جب آپ نے یہ کہا تو چھوٹی عورت نے کہا کہ ایسا نہ کیجیو اللہ آپ پر رحم کرے یہ اُس بڑی کا ہی بچہ ہے ۔ یہ سن کر آپ نے چھوٹی کے حق میں فیصلہ دیا ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

”تمام قویٰ کا بادشاہ انصاف ہے ۔ اگر یہ قوت ہی انسان میں مفقود ہے تو پھر سب سے محروم ہونا پڑتا ہے ۔ انسان دنیا میں اس لئے نہیں آیا کہ وہ باطل کا ذخیرہ جمع کرے بلکہ اُسے حقیقت شناس اور حق پرست ہونا چاہیئے ۔ دُنیا میں چونکہ باطل بھی ہے اور کچھ تعجب نہیں کہ باطل پرست اُسے سچے سے بھی زیادہ چمکدار دکھانا چاہیں مگر دانشمند کو دھوکہ نہیں کھانا چاہیئے ۔ اس کو لازم ہے کہ سچائی کو پورے طور پر پرکھے اور پھر قبول کرے ۔“

(ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۳۴)

پبلشر : مسعود احمد ۔ پرنٹر : سید عبد الحی ۔ مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت : دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ ربوہ
الفضل
۱۲ر شعبان ۱۳۹۹ھ
۱۷ر وفا ۱۳۵۸ہش
۱۷ر جولائی ۱۹۷۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوسروں کو صاحبِ کرامت بنانیوالا سب سے بڑا معجزہ

ماموریں الٰہی کو اللہ تعالیٰ اصلاحِ خلق کی غرض سے مبعوث فرماتا ہے اگرچہ ان کی صداقت کو دنیا پر آشکار کرنے کی غرض سے اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ سے اور ان کے ہاتھ پر بہت سے معجزے ظاہر فرماتا ہے تاہم ان کا سب سے بڑا معجزہ اور انکی سب سے بڑی کرامت یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنی خدا داد قوتِ قدسی کی مدد سے اپنے متبعین کی زندگیوں میں ایک انقلاب عظیم برپا کر دکھاتے ہیں۔ وہ اصلاحِ خلق کے لئے آتے ہیں چنانچہ وہ ان کی اصلاح کا کارنامہ اس شان سے انجام دیتے ہیں کہ وہ جو پہلے اَسْفَلَ السّٰفِلِیْن میں پڑے ہوئے ہوتے ہیں انہیں خُلق کے اعلیٰ مقام پر پہنچا کر ان کی احسنِ تقویم کی حالت کو بحال کر دکھاتے ہیں۔

لوگوں کو خُلق کے اعلیٰ مقام پر پہنچانا ماموریں الٰہی کا اس لئے سب سے بڑا معجزہ ہوتا ہے کہ اس معجزہ کے ذریعہ وہ جن لوگوں کی زندگیوں میں انقلابِ عظیم برپا کرتے ہیں انہیں بھی ان کی ذات کی حد تک کراماتی بنا دیتے ہیں۔ ان کا جو پہلے طرح طرح کی کمزوریوں اور برائیوں میں ملوث ہوتے ہیں اپنے اندر تبدیلی پیدا کرنے پر قادر ہو جانا کم از کم خود ان کی اپنی ذات کی حد تک کرامت سے کم نہیں ہوتا۔ پھر یہ تو وہ اعلیٰ درجہ کی کرامت ہے کہ جس کا اثر دوسروں پر بھی پڑتا ہے اور وہ ان کی زندگیوں میں برپا ہونے والے انقلاب کو دیکھ کر اور ان کے نیک نمونہ سے متاثر ہو کر حق کی طرف کھنچے چلے آتے ہیں۔ اسی لئے ماموریں الٰہی کا اپنی قوتِ قدسیہ کی مدد سے دوسروں کی زندگیوں میں انقلاب برپا کر دکھانا ان کا سب سے بڑا معجزہ ہوتا ہے۔

یہ سب سے بڑا معجزہ سب نبیوں سے بڑھ کر شان کے ساتھ نبیوں کے سردار خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ظاہر ہوا اور اس لئے ظاہر ہوا کہ آپؐ خود اخلاق کے انتہائی بلند اور انتہائی ارفع و اعلیٰ مقام پر فائز تھے۔ آپؐ کے اس انتہائی ارفع و اعلیٰ مقام کو ظاہر کرنے کے لئے ہی اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو مخاطب کر کے فرمایا:-

اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ۝ (القلم آیت ۵)

ترجمہ:- تو نہایت اعلیٰ درجہ کے اخلاق پر قائم ہے۔

چونکہ آپؐ نہایت اعلیٰ درجہ کے اخلاق پر قائم تھے اور اس لحاظ سے بھی انتہائی ارفع و اعلیٰ مقام پر فائز تھے اس لئے آپؐ نے اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زندگیوں میں جو انقلاب برپا کیا تاریخِ عالم اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ آپؐ نے وحشیوں کو انسان اور پھر انسان سے با اخلاق انسان ہی نہیں بنایا بلکہ انہیں با خدا انسان بنا کر خدا نما وجود بنانے کا عظیم الشان کارنامہ سر انجام دیا اور پھر وہ تبدیل یافتہ باخدا وجود بہتوں کی ہدایت اور رہنمائی کا موجب بنے حتّٰی کہ خدا تعالیٰ نے انہیں رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ کے نہایت معزز خطاب سے سرفراز فرمایا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ان کے بلند مرتبہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:-

اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ بِاَیِّھِمُ اقْتَدَیْتُمُ اھْتَدَیْتُمْ

یعنی اے لوگو! میرے صحابہ ستاروں کی طرح ہیں۔ ان میں سے جس کی بھی تم پیروی کرو گے ہدایت پا جاؤ گے۔

کتنا عظیم الشان معجزہ ہے یہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ظاہر ہوا۔ بلاشبہ یہ سب معجزوں سے بڑھ کر معجزہ ہے اس لئے کہ اس کے ذریعہ ہزاروں انسانوں کی زندگیوں میں انقلابِ عظیم رونما ہوا اور پھر وہ خود کراماتی بن کر لاکھوں انسانوں کو ہدایت کی طرف لانے کا موجب بنے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے آقا و مطاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ رونما ہونے والے اس سب سے بڑے معجزہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:-

" اخلاقی حالت ایک ایسی کرامت ہے جس پر کوئی انگلی نہیں رکھ سکتا اور یہی وجہ ہے کہ ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے بڑا اور قوی اعجاز اخلاق ہی کا دیا گیا جیسے فرمایا اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ۔ یوں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر ایک قسم کے خوارق قوتِ ثبوت میں جملہ انبیاء علیہم السلام کے معجزات سے بجائے خود بڑھے ہوئے ہیں مگر آپؐ کے اخلاقی اعجاز کا نمبر ان سب سے اوّل ہے جس کی نظیر دنیا کی تاریخ نہیں بتا سکتی اور نہ پیش کر سکے گی۔"

(ملفوظات جلد اوّل ص ۱۴۱)

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس سب سے عظیم اور سب سے بڑھ کر انقلاب انگیز معجزہ کے نتیجہ میں آپؐ کے قدسی صفات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم خود صاحبِ کرامت بن گئے تھے اس لئے کہ ان کا خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کے زیرِ اثر پچھلی عادات کو چھوڑ کر تقوٰی کے رنگ میں رنگین ہونے پر آمادہ ہو جانا اور پھر اس رنگ کو اتنا پختہ اور پُرکشش بنانے کے لئے تیار ہو جانا کہ دوسرے اس سے متاثر ہو کر حق کی طرف کھنچے چلے آئیں یہ اپنی ذات میں کچھ کم کرامت نہیں ہے۔ جو بھی کسی صادق کی صحبت میں رہ کر تبدیلیٔ اخلاق و عادات پر اپنے آپ کو آمادہ و تیار کرتا ہے وہ اپنے اس فعل کی وجہ سے اُس صادق کی صحبت کے طفیل خود بھی اپنی استعداد و استطاعت کے مطابق صاحبِ کرامت بن جاتا ہے۔ چنانچہ اس حقیقت کو واضح کرتے ہوئے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"میں سمجھتا ہوں کہ ہر ایک شخص اپنے اخلاقِ سیّئہ کو چھوڑ کر عاداتِ ذمیمہ کو ترک کر کے خصائلِ حسنہ کو لیتا ہے اُس کے لئے وہی کرامت ہے۔ مثلاً اگر بہت ہی سخت تند مزاج اور غصہ ور ان عاداتِ بد کو چھوڑتا ہے اور حلم اور عفو کو اختیار کرتا ہے یا امساک کو چھوڑ کر سخاوت اور حسد کی بجائے ہمدردی حاصل کرتا ہے تو بے شک یہ کرامت ہے۔ اور ایسا ہی خودستائی اور خودپسندی کو چھوڑ کر جب انکساری اور فروتنی اختیار کرتا ہے تو یہ فروتنی ہی کرامت ہے۔ پس تم میں سے کون ہے جو نہیں چاہتا کہ کراماتی بن جاوے۔ میں جانتا ہوں ہر ایک یہی چاہتا ہے۔ تو بس یہ ایک مدامی اور زندہ کرامت ہے کہ انسان اخلاقی حالت کو درست کرے کیونکہ یہ ایسی کرامت ہے جس کا اثر کبھی زائل نہیں ہوتا بلکہ دُور تک پہنچتا ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل ص ۱۴۱)

الغرض ماموریں الٰہی کا سب سے بڑا معجزہ ان لوگوں کی زندگیوں میں جو طرح طرح کی بُرائیوں میں ملوّث ہوتے ہیں اخلاقی انقلاب برپا کر دکھانا ہوتا ہے کیونکہ وہ ان کی زندگیوں میں انقلاب برپا کر کے خود انہیں صاحبِ کرامت بنا دیتے ہیں اور بلاشبہ یہ سب سے بڑا معجزہ سب سے بڑھ کر شان کے ساتھ جس کی اور کوئی نظیر پیش نہیں کی جا سکتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ظاہر ہوا اور یہ معجزہ آپؐ کے جملہ معجزات میں سے اوّل نمبر پر ہے۔

ضروری اعلان

جامعہ احمدیہ کے زیرِ انتظام جاری مدرسۃ الحفظ میں محدود تعداد میں طالب علم داخل کئے جاتے ہیں۔ اس وقت یہ تعداد پوری ہو چکی ہے اور تا اطلاع ثانی داخلہ بند ہے۔

احباب مطلع رہیں کہ اب کسی طالب علم کو مدرسۃ الحفظ میں داخل نہیں کیا جائے گا اور جب بھی تعداد منظور شدہ مقدار سے کم ہوئی تو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خاص منظوری سے مزید داخلہ کے لئے اخبار میں اعلان کر دیا جائے گا۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سرکٹ کانفرنس روکوپر (سیرالیون)

مکرم مولوی حمید اللہ خان صاحب مبلغ مقیم روکوپر سیرالیون

امسال ۲۲ اپریل کو جماعت احمدیہ نے روکوپر (سیرالیون) میں ایک سرکٹ کانفرنس کا انتظام کیا۔ اس مقام پر یہ اس طرز کی دوسری کانفرنس تھی۔ تبلیغی و تربیتی نقطۂ نگاہ سے اس طرز کی کانفرنسیں بہت نتیجہ خیز ثابت ہوتی ہیں۔ غیر از جماعت دوستوں کو احمدیت کی تعلیم حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور بانیٔ احمدیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی اور مشن کے متعلق بتانے کا نادر موقعہ ملتا ہے۔ بہت سی غلط فہمیوں کا ازالہ ہوتا ہے۔ اور احمدی دوستوں کو آپس میں مل بیٹھنے اور نئے نئے احمدیت میں داخل ہونے والے دوستوں کو پرانے دوستوں سے تعارف کا موقعہ ملتا ہے۔

روکوپر سیرالیون کے شمالی صوبہ میں ایک اہم مقام ہے۔ جہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک بہت اچھی بیدار اور فعال جماعت موجود ہے۔ یہ جماعت سیرالیون میں سب سے پہلے قائم ہونے والی احمدیہ جماعت ہے۔ یہاں کے احمدی ان اولین مجاہدین میں سے ہیں جنہوں نے بہت نامساعد حالات میں احمدیت قبول کی اور ان ایام میں جبکہ احمدیت کا نام اور کام ان لوگوں کے لئے بالکل نئی چیز تھی۔ ہزاروں میل دور سے آنے والے مجاہد احمدیت مولانا نذیر احمد علی صاحب کے وقت میں احمدیت میں داخل ہوئے۔ وہ لوگ جو اولین مجاہدین میں سے ہیں ان میں سے اکثر اب بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے زندہ و سلامت موجود ہیں۔ پرانے وقتوں کے ایمان افروز واقعات ان کے سینوں میں محفوظ ہیں۔ بعض دوستوں کو ہمارے پہلے مبلغ کی آمد سے قبل ہی بذریعہ خواب خدا تعالیٰ نے بتا دیا کہ امام مہدی کا ظہور ہو چکا ہے۔ اور عنقریب اس کا پیغام اس علاقہ میں پہنچنے والا ہے۔

وہ دوست اب بھی یہاں موجود ہیں جنہوں نے ہمارے مبلغ کی آمد سے قبل ہی اپنے طور پر کچھ ہم خیال لوگوں کو جمع کر کے امام مہدی کی آمد کے متعلق آگاہ کیا وہ سب لوگ جو ان کے ہم خیال تھے ہمارے مبلغ مولانا علی صاحب کی آمد پر سلسلہ احمدیت میں داخل ہو گئے۔ اور ان سے ہر طرح تعاون کیا۔ اور ان کے ساتھ دور دراز جنگلوں میں گئے۔ اور بطور ترجمان بھی خدمات سرانجام دیں۔ ان میں سے ایک دوست الفا احمد اب بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے زندہ و سلامت موجود ہیں اور بہت ہی مخلص احمدی ہیں۔

فری ٹاؤن سے روکوپر ان ایام میں جب کہ کچی سڑکیں تھیں اس علاقہ کے لوگ سمندر کے راستے سفر کرتے تھے اب بھی اکثر لوگ اسی سمندری راستہ سے سفر کرتے ہیں۔ ہمارے مبلغ اسی راستہ سے یہاں آئے اور اس مقام روکوپر کو اپنے پہلے مرکز کے طور پر منتخب کیا۔

اس اہم مقام میں اب خدا تعالیٰ کے فضل سے جہاں ہماری زندہ و بیدار اور قربانی کرنے والی جماعت موجود ہے وہاں ایک احمدیہ پرائمری سکول جو سیرالیون میں سب سے پہلا قائم ہونے والا مسلم پرائمری سکول موجود ہے۔ اس کے علاوہ احمدیہ سیکنڈری سکول اور نصرت جہاں سکیم کے تحت کھلنے والا احمدیہ کلینک موجود ہیں جہاں ہمارے بہت ہی محنتی اور تجربہ کار ماہر سرجن ڈاکٹر مکرم سید غلام مجتبیٰ صاحب کام کر رہے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ سب ادارے اپنے اپنے طور پر اسلام و احمدیت کی خدمت میں مصروف ہیں الحمد للہ علیٰ ذالک۔

جماعتی اداروں کے علاوہ اس جگہ پر ایک رائس ریسرچ اسٹیشن موجود ہے جہاں اقوام متحدہ اور Warda کے دفاتر ہیں۔ اس جگہ جدید پیمانے پر تحقیقات ہو رہی ہے

اس مقام کی اہمیت کے پیش نظر جماعت احمدیہ نے پروگرام بنایا کہ ۲۲ اپریل کو اس جگہ کانفرنس منعقد کی جائے تاکہ وسیع پیمانے پر احمدیت کے پیغام کو لوگوں تک پہنچانے کا موقعہ ملے۔

محترم امیر صاحب نسیم سیفی صاحب کے ارشاد پر خاکسار نے مقامی جماعت کو آگاہ کیا۔ مقامی دوستوں سے باہمی مشورہ کے بعد طے پایا کہ ۲۲ اپریل کو تاریخ مقرر کی جائے۔ خاکسار نے مکرم امیر صاحب سے اس تاریخ کی منظوری لی۔ اور مکرم امیر صاحب سے آخری منظوری لے کر مفصل پروگرام شائع کیا۔

ہم نے ۳۵۰ سے زائد دعوت نامے شائع کئے۔ اور سیرالیون کی دوسری احمدی جماعتوں کو بھی بھجوائے۔ نیز روکوپر کے ارد گرد دیہاتوں اور روکوپر میں غیر از جماعت دوستوں نیز رائس ریسرچ اسٹیشن میں تقسیم کئے۔

ان دعوت ناموں میں اختصار کے ساتھ احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا تھا تاکہ اس طور پر بھی جو لوگ کانفرنس پر نہ آسکیں انہیں پیغام پہنچ جائے۔

مقامی طور پر خاکسار نے مقامی دوستوں پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی جو باہر سے آنے والے دوستوں کے قیام و طعام کا بندوبست کرے۔ اس کمیٹی میں پا الحاجی کچی کمارا (پریذیڈنٹ) اور مکرم شیر با کمارا۔ مکرم ابو کمارا ممبر لئے تھے۔ ان دوستوں نے بہت اچھے طریق سے مہمانوں کے لئے کھانے کا انتظام کیا۔

ہمارے مقامی جماعتی اداروں سے بہت عمدہ تعاون کا مظاہرہ ہوا۔ احمدیہ نصرت جہاں کلینک روکوپر کے انچارج مکرم ڈاکٹر سید غلام مجتبیٰ صاحب نے جلسہ گاہ بنانے کے لئے اپنے ہسپتال میں موجود بکس مہیا کئے۔ اس کے علاوہ ہسپتال سے بجلی کا جنریٹر اور ایک آدمی بھیجا تاکہ لاؤڈ سپیکر کو بجلی فراہم کرنے میں کوئی دقت نہ ہو۔ جزاہ اللہ تعالیٰ

مکرم پرنسپل احمدیہ سکول اور اساتذہ نے جلسہ گاہ بنانے کے لئے ۲۰ لڑکوں کی ڈیوٹی لگا دی۔ جنہوں نے تین دن رات کام کر کے بہت عمدہ جلسہ گاہ بنایا۔ جس میں کئی سو افراد کے بیٹھنے کی گنجائش تھی۔ دو اساتذہ مکرم کمارا اور اے بی رائس کمارا نے اس سلسلہ میں بہت کام کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے آمین

سامعین کے بیٹھنے کے لئے احمدیہ سکول سے کرسیاں مکرم مبارک احمد صاحب طاہر نے اپنی نگرانی میں منگوائیں۔ اور پھر واپس بھی اپنی نگرانی میں کیں۔

مکرم ڈاکٹر صاحب انچارج احمدیہ کلینک نے دوسرے تعاون کے علاوہ مکرم امیر صاحب اور ان کے ساتھ آنے والے مہمانوں کے قیام و طعام کا احسن رنگ میں انتظام فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص میں برکت ڈالے آمین

پروگرام کے مطابق ۲۲ اپریل کو صبح نو بجے جلسہ شروع ہونا تھا۔ ۹ بجے سے قبل سٹیج اور جلسہ گاہ تیار تھی۔ مہمان آنے شروع ہوئے۔ اور ۹ بجے تمام کرسیاں تقریباً مکمل بھر چکی تھیں۔

حسب پروگرام محترم امیر صاحب نسیم سیفی صاحب نے کرسئی صدارت پر تشریف لا کر دعا کے بعد جلسہ کا افتتاح فرمایا۔

تلاوت کلام پاک مکرم مبارک احمد صاحب طاہر نے کی اور نظم مکرم خالد محمود صاحب ٹیچر احمدیہ سیکنڈری سکول روکوپر نے پڑھی اس کے بعد چیئرمین مکرم نسیم سیفی صاحب نے افتتاحی تقریر فرمائی۔ آپ نے سب سے پہلے آنے والے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ اور انہیں خوش آمدید کہا۔ اس کے بعد احسن پیرایہ میں آپ نے احباب جماعت کو موجودہ دور میں اپنی اہم ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کی طرف توجہ دلائی۔ اور غیر از جماعت دوستوں کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں داخل ہونے اور اس آخری جنگ میں جو کفر و اسلام میں برپا ہے۔ احمدیت میں شامل ہو کر اس میں حصہ لینے کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے ایسی کانفرنسوں کی غرض و غایت بتاتے ہوئے فرمایا کہ ایسی کانفرنسوں سے جہاں ہم اپنے ممبران جماعت کو اپنی اہم ذمہ داریوں سے آگاہ کر سکتے ہیں۔ وہاں تبلیغ احمدیت کا بھی ایسی کانفرنسوں سے عمدہ موقعہ ملتا ہے آپ نے غیر از جماعت دوستوں کا شکریہ ادا کیا۔ جو دور دراز سے اپنے ضروری کاموں کو چھوڑ کر اس کانفرنس پر تشریف لائے۔ اور امید ظاہر فرمائی کہ وہ ان پروگراموں سے کما حقہ فائدہ اٹھائیں گے۔ اور زیادہ سے زیادہ علمی اور روحانی فائدے حاصل کریں گے۔ تمام تقاریر کا ترجمہ ساتھ ساتھ تمنی زبان میں کیا جاتا رہا۔ مسٹر سلفو کمارا اور مسٹر کمانیا کے سپرد یہ ڈیوٹی تھی

پروگرام کے مطابق پہلی تقریر مکرم ڈاکٹر محمد ادریس بنگورا صاحب کی تھی۔ ان کا موضوع "ربوہ کے جلسہ سالانہ کے متعلق میرے تاثرات" تھا۔ انہوں نے ۴۰ منٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تک خطاب فرمایا۔ آپ نے قادیان اور ربوہ کے جلسہ سالانہ کے تاثرات بیان فرمائے اور فرمایا کہ ڈسپلن نظام اور اطاعت خدا اور رسولؐ۔ یہ اہم سبق میں نے ربوہ سے لئے ہیں۔ خلیفۂ وقت کی اطاعت خلیفۂ وقت کے مقرر کردہ کارکنوں کی اطاعت ہی ایک چیز ہے جو ہمیں اس نظام سلسلہ میں زیادہ سے زیادہ قریب کرے گی۔ اور ہم احمدیت کو سمجھ سکیں گے انہوں نے بیان فرمایا کہ یہ خلیفۂ وقت کی اطاعت اور ایک نظام کی برکت ہی ہے کہ احمدیت آج ساری دنیا میں کفر کے خلاف روحانی جہاد میں مصروف ہے۔ انہوں نے غیر از جماعت دوستوں کو دعوت دی کہ وہ آئیں اور اس آسمانی جماعت میں داخل ہوں۔

دوسری تقریر الحاجی بونگے سیکرٹری جنرل احمدیہ مشن سیرالیون کی تھی۔ وہ بعض ناگزیر وجوہات کی بناء پر نہ آسکے۔ ان کے موضوع کی اہمیت کے پیش نظر مکرم امیر صاحب نے خود ہی اس موضوع پر خطاب کرنا پسند فرمایا۔ ان کا موضوع تھا "سیرالیون میں احمدیت کا پیغام" مکرم امیر صاحب نے فرمایا کہ جماعت اس ملک کی خدمت ہر ممکن طریق سے کر رہی ہے۔ سکول، مشن، مساجد، ہسپتال کے قیام کا مقصد ہی صرف مخلوق خدا کی خدمت ہے۔ اسلام پر ہزاروں کی تعداد میں کتب اور مختلف لٹریچر جماعت اس ملک کے لوگوں کو اسلام کی روشنی سے آگاہ کرنے کے لئے چھاپ رہی ہے۔ آپ نے اس ملک میں احمدیت کی مختصر تاریخ بتائی۔ اور آج تک کی خدمات کا ایک جامع اور مختصر نقشہ پیش فرمایا۔

تیسری تقریر مقامی سیکشن چیف المامی بالنسٹر سوکو کمارا کی تھی۔ مکرم چیف صاحب وقت پر تشریف لائے۔ اور ۲۰ منٹ سے زائد وقت تک حاضرین سے خطاب فرمایا مکرم چیف صاحب موصوف ہمیشہ سے احمدیت کے مداح رہے ہیں۔ اس موقعہ پر انہوں نے فرمایا کہ اس علاقہ کی ترقی ہی احمدیت کی مرہون منت ہے۔ کسی بھی جگہ کی ظاہری ترقی اور روحانی ترقی کے لئے جن اداروں کا موجود ہونا ضروری ہے وہ یہاں احمدیت نے مہیا کئے ہیں۔ سب سے پہلا مسلم پرائمری سکول احمدیہ جماعت نے روکوپر میں قائم کیا۔ پھر سیکنڈری سکول۔ احمدیہ مسجد، مشن ہاؤس۔ اور پھر نصرت جہاں کلینک۔ یہ سب ادارے یہاں کے لوگوں کی جسمانی اور روحانی ضرورتوں کو پورا کر رہے ہیں۔ اس طرح ان مسلم کی آمد کی وجہ سے آج ہماری اولادیں مسلمان ہیں۔ اگر خدانخواستہ یہ مسلم ادارے یہاں احمدی قائم نہ کرتے۔ تو عیسائی مشن یہاں قدم جما لیتا۔ تو ہماری اولادیں عیسائیت کی آغوش میں چلی جاتیں۔ سو ہم احمدیوں کے شکرگزار ہیں۔ ہم مکرم امیر صاحب احمدیہ مشن کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ ان کے ذریعہ ہیڈ کوارٹر میں ذمہ دار ہستیوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے ہم لوگوں کو تاریکی سے نکالا اور روشنی میں لائے۔ یقیناً احمدیت ہی صحیح اسلام ہے۔ جو رات دن تبلیغ اسلام اور خدمت خلق میں مصروف ہے۔

مکرم چیف صاحب نے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ مقامی دوست جو احمدی ہیں یہ ہمیشہ سے ہمارے سربراہ رہے ہیں اور ہمارے بزرگ رہے ہیں ان لوگوں کا نمونہ ہمارے لئے قابل تقلید ہے۔ مقامی چیف نے بعض مشورے بھی اپنی صوابدید کے مطابق پیش کئے اور عمدہ رنگ میں احمدیت کی خدمات کا اعتراف کیا۔

مکرم چیف صاحب کی تقریر کے بعد پہلا اجلاس نمازوں اور کھانے کے مختصر وقفہ کے لئے ساڑھے بارہ بجے ختم ہوا۔

ایک بجے کھانے کا انتظام تھا بیرون روکوپر سے آئے سب مہمانوں نے جن میں سے بعض دوست ۲۰۔۲۵ میل دور سے تشریف لائے تھے کھانا کھایا اور اس کے بعد سب دوستوں نے وضو کر کے مسجد احمدیہ میں نمازوں کے لئے جگہ سنبھالی اور ذکر الٰہی میں مصروف ہو گئے۔

ساڑھے تین بجے ہم نے نمازیں جمع کیں۔ مکرم ڈاکٹر محمد ادریس بنگورا صاحب نے نمازیں پڑھائیں۔ اس کے بعد سب دوست دوبارہ جلسہ گاہ تشریف لے آئے۔

۴ بجے جلسہ کی کارروائی کا آغاز ہوا اس اجلاس کے چیئرمین پیرامونٹ چیف کمبیا مسٹر عبدالکریم گمارا تھے مگر وہ ایک ضروری میٹنگ میں شرکت کی وجہ سے نہ آسکے۔ ان کی جگہ ڈاکٹر محمد ادریس بنگورا نیشنل وائس پریذیڈنٹ احمدیہ جماعت نے صدارت فرمائی۔

تلاوت کلام پاک مکرم کوجو محمود ہیڈ ماسٹر احمدیہ پرائمری سکول روکوپر نے کی۔ مکرم مولوی مجید احمد صاحب بانکوٹی احمدیہ مسلم مشنری نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک عربی قصیدہ خوش الحانی سے پڑھا۔

اس اجلاس میں پہلی تقریر مکرم مولوی مجید احمد صاحب احمدیہ مشنری کی تھی۔ ان کا موضوع حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور محبت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تھا۔ آپ نے ۲۰ منٹ تک اس انتہائی پُرکشش موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی سے محبت رسول اللہ کے واقعات پیش فرمائے۔ اقتباسات پڑھ کر سنائے اور فرمایا بہت دفعہ بانیٔ احمدیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نام کے آنے پر اشکبار ہو جاتے تھے۔ آپ نے ایک موقعہ پر فرمایا کہ میں روضۂ رسولؐ کو دیکھنے کی تاب نہیں لاسکتا۔ یہ آپ کا ہی شعر ہے کہ

جسمی یطیر الیک من شوقٍ علا
یالیت کانت قوۃ الطیران

دوسری تقریر خاکسار حمید اللہ مبلغ سلسلہ کی تھی۔ خاکسار کا موضوع صداقت مسیح موعود علیہ السلام تھا۔ خاکسار نے چالیس منٹ تک تقریر کی اور صداقت مسیح موعود علیہ السلام پر قرآن مجید سے دلائل پیش کئے۔ اور بتایا کہ اب احمدیت کے ذریعہ تمام اقوام کو دین واحد تلے لانے کا اہم فریضہ ادا ہو رہا ہے۔

اس دوسرے سیشن کی تقریر مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب شاہد احمدیہ مشنری انچارج مگبورکا مشن کی تھی۔ ان کا موضوع "مہدی علیہ السلام کی آمد" تھا۔ آپ نے بہت عمدہ رنگ میں چالیس منٹ تک خطاب فرمایا۔ آپ نے قرآن اور حدیث سے مہدی علیہ السلام کی آمد کے دلائل دیئے۔ احادیث نبویہ میں آمدہ پیشگوئیاں اور اس زمانہ کی علامات بتائیں۔ آپ نے فرمایا کہ وہ سب پیشگوئیاں جو مسیح اور مہدی کی آمد کے متعلق تھیں پوری ہو چکی ہیں۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانیٔ احمدیت ہی سچے مہدی ہیں۔ کیونکہ ان کے علاوہ کوئی مدعی مہدویت ایسا نہیں ہے جس نے ان پیشگوئیوں کے پورا ہونے کو اپنے پر چسپاں کیا ہو۔

مولوی فضل الٰہی صاحب کی تقریر کے بعد مسٹر ایل۔ ایم بنگورا صاحب رائس ریسرچ اسٹیشن روکوپر نے تقریر کی۔ ان کا موضوع "ہماری ذمہ داریاں بحیثیت احمدی مسلمان" تھا۔ آپ نے بہت عمدہ اور مخصوص رنگ میں احمدیوں کو ان ذمہ داریوں سے آگاہ فرمایا اور کہا کہ قرآن مجید میں ایک صحیح مسلمان کی ذمہ داریاں شرح اور تفصیل سے بیان کی گئی ہیں۔ ایک صحیح احمدی مسلمان بننے کے لئے قرآن مجید کا پڑھنا اور اس پر عمل کرنا بہت ضروری ہے۔ اسی لئے جماعت کی طرف سے بار بار اعلانات ہوتے ہیں اور تحریکات ہوتی ہیں کہ سب احمدی مرد عورتیں اور بچے قرآن مجید پڑھیں اور اس پر عمل کرنے کے لئے تیار ہوں۔

اجلاس کے آخر میں صدر جلسہ مکرم ڈاکٹر محمد ادریس بنگورا صاحب نے فرمایا۔ کہ آپ لوگوں نے اسلام اور احمدیت کے متعلق بہت عمدہ تقاریر سنی ہیں۔ آپ سے امید ہے کہ ان تقاریر کو اور ان روحانی نقاط کو اپنے دل میں جگہ دیں گے۔ عملی رنگ میں ان کو اپنائیں گے اور دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کریں گے۔ آپ نے سب احمدی دوستوں کا عموماً اور غیر از جماعت ممبروں کا خصوصاً شکریہ ادا کیا۔ جنہوں نے اس جلسہ میں شرکت فرمائی۔

دعا سے قبل محترم امیر صاحب نسیم سیفی نے فرمایا سب دوست احمدی اور غیر از جماعت ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں۔ جنہوں نے اپنے وقت کی قربانی کر کے اس جلسہ میں شمولیت کی۔ اسی طرح مقررین حضرات اور جن دوستوں نے کھانے اور رہائش کا انتظام کیا بشکریہ کے مستحق ہیں۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے دعا فرمائی۔ اور اس طرح یہ کانفرنس اپنے اختتام کو پہنچی۔

ہر نیکی کی راہ اختیار کرو

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"خدا کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ۔ اور اسی کی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کرو۔ تا خدا بھی عملی طور پر اپنا لطف و احسان تم پر ظاہر کرے۔ کینہ وری سے پرہیز کرو۔ اور بنی نوع سے سچی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ۔ ہر ایک راہ نیکی کی اختیار کرو۔ نہ معلوم کس راہ سے تم قبول کئے جاؤ۔"

(الوصیت ص۸)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

آج سے ۳۲ سال پہلے ــــ ۱۷ر جولائی ۱۹۴۷ء

صوبہ سرحد کو پاکستان میں شامل کرانے کیلئے جماعت احمدیہ کی خدمات

ریفرنڈم میں حصہ لینے کیلئے ایک خصوصی وفد بھیجا گیا

صوبہ سرحد میں مسلم لیگ کو مضبوط بنانے کیلئے حضرت مصلح موعودؓ کا خصوصی پیغام

"صحیح تاریخ ایک عمدہ معلم ہے"
(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

برصغیر پاک وہند کی تقسیم کے لئے ۳ر جون ۱۹۴۷ء کو برطانیہ کے وائسرائے لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے جو سکیم پیش کی تھی۔ اس میں صوبہ سرحد، سلہٹ اور آسام کے عوام کو یہ حق دیا گیا تھا کہ وہ پاکستان یا ہندوستان میں شامل ہونے کے لئے اپنے مستقبل کا فیصلہ ریفرنڈم کے ذریعے کریں۔

قائداعظم محمد علی جناح نے صوبہ سرحد کی خصوصی جغرافیائی اہمیت کے پیش نظر صوبہ سرحد مسلم لیگ کے تمام مسلمانوں اور تمام لیگی لیڈروں کو ہدایت فرمائی تھی کہ وہ سرحد کے مسلمانوں کو اس طرح منظم کریں کہ صوبہ سرحد اس رائے شماری میں بھاری اکثریت سے پاکستان میں شمولیت کا فیصلہ کرے اور پاکستان کی دستور ساز اسمبلی میں شامل ہو جائے۔ چنانچہ قائداعظم کی اس اپیل پر سرحد میں اور سرحد سے باہر تمام مسلم لیگی عناصر متحرک ہوگئے اور انہوں نے ۱۷ر جولائی ۱۹۴۷ء کو ریفرنڈم کا معرکہ کامیابی سے جیت کر صوبہ سرحد کو پاکستان میں شامل کروا دیا قریباً ۲ لاکھ ۸۹ ہزار ووٹروں نے پاکستان کے حق میں اور قریباً دو ہزار ووٹروں نے اس کے خلاف ووٹ دیئے۔

جماعت احمدیہ کشمیر کا وفد سرحد میں۔

اس استصواب میں جماعت احمدیہ نے سرحد مسلم لیگ کا ہاتھ بٹانے اور سرحدی مسلمانوں کو پاکستان میں شامل کرنے کی جدوجہد میں نہایت سرگرمی اور جانفشانی سے حصہ لیا۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی ہدایت پر مشہور کشمیری لیڈر جناب خواجہ غلام نبی گلکار انور ایم ایل اے کشمیر اسمبلی کی قیادت میں جماعت احمدیہ کشمیر کا ایک خصوصی وفد ان دنوں سرحد میں پہنچا اور اس نے اپنی خدمات سرحد مسلم لیگ کے سپرد کیں۔ اور سرحد کے مسلمانوں کی رائے ریفرنڈم کے حق میں ہموار کرنے کے لئے دن رات جانفشانی سے کام کیا چنانچہ ان خدمات کا اعتراف مسلم لیگ ریفرنڈم کمیٹی کے پریذیڈنٹ نے حسب ذیل الفاظ میں کیا۔

"وفد نے ہمارا بہت ہاتھ بٹایا اور صحیح اسلامی روح کا مظاہرہ کیا۔ ان کا یہ جذبہ اعانت و اخوت کشمیر اور سرحد کے تعلقات کے لئے بہت مفید ثابت ہوگا۔ ان کی یہ مساعی بہت ہی قابل شکریہ ہیں۔"
(الفضل ۱۲ر اگست ۱۹۴۷ء)

صوبہ سرحد کے احمدیوں کو خصوصی پیغام

صوبہ سرحد میں چونکہ عرصہ سے کانگریسی وزارت مسلط تھی جس کے سربراہ خان عبدالغفار خان کے بھائی ڈاکٹر خان صاحب مرحوم تھے۔ اس لئے اس صوبے کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کو خصوصی فکر لاحق تھا۔ چنانچہ ۱۹۴۶ء کے انتخابات میں بھی جو کہ ایک رنگ میں پورے برصغیر میں پاکستان کے بارے میں ریفرنڈم تھا، حضرت خلیفۃ المسیح نے صوبہ سرحد پر خصوصی توجہ فرمائی اور صوبہ سرحد کے احمدیوں کے نام مندرجہ ذیل ہدایت جاری فرمائی تھی۔

"صوبہ سرحد کے احمدیوں کو میں اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ مسلمانوں کے فوائد کو مدنظر رکھتے ہوئے اس دفعہ اس صوبہ میں کوئی اختلاف نہیں ہونا چاہیئے اور سب لوگوں کو مرکزی مسلم لیگ کی شاخ کے نمائندوں کو ووٹ دینے چاہئیں۔ اور انہی کی مدد کرنی چاہیئے ان کے خلاف جو لوگ آزاد مسلم لیگی کے ٹکٹ پر کھڑے ہوئے ہیں، وہ ذاتی رنجشوں کی بناء پر کھڑے ہوئے ہیں۔ کوئی سیاسی قومی سوال ان کے سامنے نہیں۔ اس وقت ان ذاتی رنجشوں کو بھول جانا چاہیئے۔۔۔۔ پس صوبہ سرحد جو گویا ہندوستان کی چھاؤنی ہے۔ اس میں مسلمانوں میں اختلاف کو میں بالکل نامناسب سمجھتا ہوں اور ہر احمدی سے امید کرتا ہوں کہ جہاں بھی ہو صوبہ سرحد کی مرکزی لیگ کی شاخ کے مقرر کردہ امیدوار کی حمایت کرے۔ اس کے حق میں ووٹ دے اور اپنے زیر اثر لوگوں سے اسے ووٹ دلوائے اور اس کے حق میں اپنے علاقے میں پورے زور سے کارروائی کرے۔"

جماعت احمدیہ نے قیام پاکستان میں شاندار خدمات انجام دیں ان کا یہ نتیجہ تھا کہ قیام پاکستان کے مخالف نام نہاد علماء مسلم لیگ اور جماعت احمدیہ کے مخالف ہوگئے اور مسلم لیگ میں شرکت نہ کرنے کا بہانہ یہ بنایا کہ اس میں احمدی شامل ہیں، چند حوالے ملاحظہ ہوں۔

مسلم لیگ قادیانیوں کی مجسم جماعت ہے

جناب مولوی طفیل احمد صاحب مولوی فاضل دیوبند نے روزنامہ شہباز لاہور کی اشاعت مورخہ ۱۲ر نومبر ۱۹۴۸ء میں قیام پاکستان کے ایام کا ذکر کرتے ہوئے لکھا،

"یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ حضرت حکیم الامت (مولوی اشرف علی صاحب تھانوی ناقل) مسلم لیگ جیسی جماعت کی حمایت کریں۔ اب تو وہ قادیانیوں، دہریوں اور تبرائیوں کی مجسم جماعت ہے۔ لہذا تمام متوسلین کے ذمہ یہ ضروری ہے کہ حضرت والا کا اتباع کرتے ہوئے لیگ سے علیحدگی اختیار کریں۔"

اسی طرح ممتاز مسلم لیگی عالم دین جناب مولوی شبیر احمد عثمانی نے روزنامہ نوائے وقت لاہور میں ایک اعلان شائع کیا تھا کہ مسلم لیگ مسلمانوں کیلئے سفینۂ نجات ہے۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ مسلم لیگ کو ووٹ دیں۔ اس پر امرتسر کے ایک نیشنلسٹ عالم مولوی بہاء الحق صاحب قاسمی نے جناب مولوی شبیر احمد عثمانی کی خدمت میں لکھا۔

"آپ کو معلوم ہوگا۔۔۔ لیگ کے ممبر ہیں۔ اور ان کی دونوں پارٹیاں (قادیانی اور لاہوری) الیکشن میں مسلم لیگ کو کامیاب بنانے کے لئے سرتوڑ کوشش اور انتہائی جدوجہد کر رہی ہیں۔ بلکہ مرزا محمود قادیانی نے اعلان کر دیا ہے کہ مسلم لیگ کی کامیابی "احمدیت" کی کامیابی ہے ان کے علاوہ آج لیگ کی سیاست پر وہ شیعہ لیڈر چھائے ہوئے ہیں جنہوں نے تبرا ایجی ٹیشن میں تبرائیوں کو ہر طرح امداد دی۔ جس جماعت کی تشکیل اس قسم کے بے دینوں اور مرتدوں سے عمل میں لائی گئی ہو اور جو جماعت کمیونسٹوں اور ملمانوں کو "مسلمان" ہونے کا سارٹیفکیٹ دیتی ہو اس جماعت کو سفینۂ نجات قرار دینا آپ کی ذات گرامی سے بعید معلوم ہوتا ہے۔" (انوار عثمانی صفحہ ۱۴۲۔ مکتوبات شیخ الاسلام شبیر احمد عثمانی)

کل ۱۸ر جولائی حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل رضی اللہ عنہ کی وفات کے دن پر آپ کے دلچسپ اور ایمان افروز حالات زندگی ملاحظہ فرمائیں۔

مرتب یوسف سہیل شوق۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دائمی کرامتوں کا خزانہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"اور خدا نے اس (یعنی قرآن کریم - ناقل) کے ساتھ... سینوں کو قبض سے انشراح کی طرف اور تنگی سے فراخی کی طرف پھیر دیا اور حجاب کو دور کیا اور حق کو دکھلا دیا۔ یہاں تک کہ مومنوں کو الہامات صریحہ اور مکاشفات صادقہ اور صحیحہ تک پہنچا دیا اور دائمی کرامتوں کا دانہ ان کے سینوں کی ہموار زمین میں بو دیا۔" (نجم الہدیٰ صفحہ ۱۶)

اپنے سینہ و دل کی زمین کو ہموار کرنے اور دائمی کرامتوں کا دانہ قبول کرنے کے لئے کچھ تیاری اور محنت کی ضرورت ہے۔ قرآن کریم سے عشق و پیار پیدا کیجئے اور پورے ذوق سے اس کی طرف توجہ کیجئے تا خدائے عزّوجل وہ دن لائے جب وہ دانہ ہمارے سینوں میں بو یا جائے اور ہم اس پاک کلام کی برکات سے مستفیض ہو سکیں۔

قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنا اس تیاری کا ایک حصہ ہے۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ - ربوہ)

مختصر رپورٹ طالبات فضل عمر درس القرآن کلاس

مورخہ ۱۰ر جولائی ۱۹۷۹ء بروز منگل ساڑھے سات بجے مسجد مبارک میں فضل عمر تعلیم القرآن کلاس کے تینوں معیاروں کی افتتاحی تقریب منعقد ہوئی۔

کلاس کا افتتاح محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ صوبائی امیر پنجاب نے فرمایا۔ آپ نے اپنے افتتاحی خطاب میں طلباء و طالبات کو تلقین فرمائی کہ وہ جس عظیم مقصد کے لئے مرکز میں جمع ہوئے ہیں اس کا خیال رکھتے ہوئے قرآن کریم کی تعلیم سے بہرہ ور ہونے کی پوری کوشش کریں۔ اس خطاب کے بعد آپ نے اجتماعی دعا کروائی جس کے بعد باقاعدہ تدریس کا سلسلہ شروع ہوا۔

امسال مسجد مبارک میں معیار اوّل اور دوم کی طالبات کی تدریس کا انتظام ہے اور معیار سوم کی کلاس ایوان محمود میں ہو رہی ہے۔

حسب سابق باہر سے آنے والی طالبات کی رہائش کا انتظام مہمان خانہ مستورات میں کیا گیا ہے۔

معیار اوّل اور دوم میں باہر سے آنے والی ۸۰ جماعتوں سے ۱۱۲ طالبات شامل ہو رہی ہیں اور معیار سوم کی باہر سے آنے والی طالبات کی تعداد ۲۲۵ ہے جن کا تعلق ۴۵ جماعتوں سے ہے جبکہ ربوہ کی معیار اوّل و دوم کی تعداد ۲۶۴ ہے اور معیار سوم میں ربوہ کی ۲۷۰ طالبات شرکت کر رہی ہیں۔ اس طرح کل ۸۷۱ طالبات اس کلاس سے استفادہ کر رہی ہیں۔

کلاس کے تمام امور کی نگرانی حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ خود فرما رہی ہیں جن کی بر وقت ہدایات کلاس کے انتظام کی بہتری میں بڑی ممد و معاون ثابت ہو رہی ہیں۔ خدا تعالیٰ آپ کو صحت و عافیت اور درازیٔ عمر سے نوازے۔ آمین۔

(منتظمہ فضل عمر درس القرآن کلاس ربوہ)

قائدین مجالس کی خدمت میں ضروری گزارش

مرکزی سالانہ امتحانات کے حل شدہ پرچہ جات جن مجالس نے ابھی تک نہیں بھجوائے، ان کے قائدین سے التماس ہے کہ پرچے فوری طور پر واپس مرکز میں بھجوائیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ - ربوہ)

وقفِ عارضی اور جماعت کی ذمہ داری

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:-

"جماعت اپنے مقام کو یاد رکھے اور مقام یہ ہے کہ قرآن کریم کو دنیا میں پھیلانے کی ذمہ داری ان کے اوپر عائد ہوتی ہے مگر دوست اس بات کو نہ بھولیں کہ قرآن کریم کو پھیلانے کی جو ذمہ داری ہے وہ تقاضا کرتی ہے کہ قرآن کریم کو پھیلانے سے پہلے ہم خود اسے جاننے والے ہوں۔ اس کے علوم سے واقف ہوں۔ دوسروں کو یہ کہنے سے پہلے کہ بڑی حسین اور عجیب تعلیم ہے اس پر عمل کرو، خود اس پر عمل کرنے والے ہوں۔ دوسروں کو یہ کہنے سے پہلے کہ بتوں کو توڑ دو اور جلا دو خود اپنے صحن سینہ کو ہر قسم کے بتوں سے پاک کرنا چاہیئے۔ اس کے بغیر تو کوئی دوسرا آدمی ہماری بات نہیں مانتا۔ اگر ہزار بت خود ہمارے اندر ہی پل رہے ہوں اور ہمیں خدا سے دور لے جانے والے ہوں تو ہم توحید خالص کو دنیا میں قائم نہیں کر سکتے۔

پس تحریک وقف عارضی دراصل اصلاح نفس کے لئے، اپنے محاسبہ کے لئے اور دوسروں کو اس طرف توجہ دلانے کے لئے جاری کی گئی تھی اور تعاونوا علی البرّ والتقویٰ کی عملی تفسیر کی شکل میں اسے جاری کیا گیا تھا۔" (الفضل ۱۲ر فروری ۱۹۷۷ء)

ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ

اعلان دار القضاء

مکرم خواجہ محمود الحسن صاحب مکان ۲۳۳ گلی ۸ گلستان کالونی دھرم پورہ لاہور نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم خواجہ عبید اللہ صاحب ولد ثناء اللہ صاحب وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم کی ذاتی امانت ۲۵ـ۷۷ میں مبلغ ۹/۸۹ روپے۔ اسی طرح ذاتی امانت ۳۱۹/۱۱۱-۲۳۲ صدر انجمن احمدیہ میں مبلغ ۱۰۲۱۱/- روپے جمع ہیں۔

میرے علاوہ مرحوم کی جائز وارثہ مرحوم کی بیٹی سعیدہ شمس صاحبہ ہے مرحوم موصی تھے۔ ان کا وصیت نمبر ۳۵۰۴ ہے۔

استدعا ہے کہ مرحوم کی دونوں امانتوں کی رقم ہم دونوں بہن بھائی کو بحصص شرعیہ ادا کرنے کا فیصلہ صادر فرماویں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دار القضاء - ربوہ)

درخواست دعا

سال گزشتہ یکم رمضان المبارک کو خاکسار کے دو حقیقی چچا مکرم میاں افتخار علی صاحب لائلپور ٹمبر سٹور اور مکرم میاں اسلم علی صاحب آف لاہور، کولڈ سٹوریج کی ٹینکی اچانک پھٹ جانے سے موقع پر ہی وفات پا گئے تھے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اس گہرے صدمہ کا علاوہ دیگر رشتہ داروں کے میاں اسلم علی صاحب کی اہلیہ پر بہت زیادہ اثر ہوا۔ کچھ عرصہ درست رہنے کے بعد اب پھر ان پر گہرا اثر ہے جس کی وجہ سے سخت پریشانی ہے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صبر کی توفیق دے اور ہر پریشانی سے محفوظ رکھے۔

(بشارت احمد ولد حاجی اکبر علی صاحب لائلپور ٹمبر سٹور راجباہ روڈ فیصل آباد)

قائدین اضلاع! سالانہ اجتماع خدام و اطفال ۱۹-۲۰-۲۱ر اکتوبر میں تمام مجالس کی نمائندگی کے لئے کوشش فرماویں — معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۱۸۰

مَیں نیشاں بی بی زوجہ چوہدری فضل خاں صاحب مرحوم قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۶۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 60/R.B ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۷/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ حق مہر ۵۰/۳۲ روپے
۲۔ زیور طلائی ۱½ تولہ ۹۰۰/- روپے
۳۔ زمین ۴ ایکڑ ۳۲۰۰۰/- روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۲۰۰/- روپے ...ار آمد بصورت زمین ہے مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنی ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

الامۃ نیشاں بی بی
گواہ شد منور احمد انسپکٹر تحریک جدید دارالعلوم شرقی ربوہ۔
گواہ شد ناظر علی خاں صدر جماعت احمدیہ چک ۶۰ کھیم سنگھ والا۔

مسل نمبر ۲۴۱۸۱

مَیں بشریٰ بیگم زوجہ کریم الدین صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۵/۷۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ حق مہر ۱۵۰۰/- روپے
۲۔ زیور طلائی ۳ تولہ ۳ ماشہ مالیتی ۳۰۰۰/- روپے۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

الامۃ بشریٰ بیگم اہلیہ کریم الدین صاحب۔
گواہ شد کریم الدین (خاوند وصیت کنندہ)
گواہ شد بشیر احمد سیکرٹری مال دارالیمن ربوہ۔

مسل نمبر ۲۴۱۸۲

مَیں کریم الدین ولد احمد الدین صاحب قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۵/۷۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

ایک عدد پلاٹ ۱/۴۲ دارالیمن ربوہ بمعہ مکان مالیت ۱۷۰۰۰/- روپے۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۷۰۰/- روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد کریم الدین
گواہ شد سلطان محمد ادریس ولد حسن محمد صاحب کارکن دفتر کارپرداز ربوہ۔
گواہ شد بشیر احمد سیکرٹری مال دارالیمن ربوہ۔

مسل نمبر ۲۴۱۸۳

مَیں آمنہ بیگم زوجہ محمد ابراہیم عابد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈسکہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۳/۷۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ حق مہر وصول شدہ ۱۰۰۰/- روپے۔
۲۔ نقد ۵۰۰۰/- روپے
۳۔ زیورات طلائی ۸ تولہ مالیتی ۸۵۰۰/- روپے۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

الامۃ آمنہ بیگم۔
گواہ شد محمد ابراہیم عابد (خاوند موصیہ) وصیت نمبر ۴۶۲۹۔
گواہ شد نذیر احمد ناصر صدر موصیان جماعت احمدیہ ڈسکہ۔ وصیت نمبر ۵۷۵۹۔

مسل نمبر ۲۴۱۸۴

مَیں نوشابہ انجم بنت قریشی محمد یوسف صاحب بریلوی قوم قریشی پیشہ طالب علم عمر ۱۴ سال بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۶/۷۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

زیور طلائی ڈیڑھ تولہ ۱۴۰۰/- روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۳۰/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

الامۃ نوشابہ انجم
گواہ شد قاضی عبد السلام بھٹی صدر موصیان دارالصدر شمالی ربوہ۔
گواہ شد قریشی محمد یوسف بریلوی بیت السخاوت دارالصدر ربوہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

داخلہ جامعہ احمدیہ

میٹرک کے نتائج نکل چکے ہیں۔ جو طلبہ امتحان میں کامیاب ہو گئے ہیں اور خدمتِ سلسلہ کا جذبہ رکھتے ہوں اور انہیں دینی تعلیم کے حصول کا شوق بھی ہو وہ جامعہ احمدیہ میں داخل ہوں۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ انشاء اللہ العزیز مورخہ ۲۸۔۲۹۔۳۰ر اگست صبح ۱۰ بجے سے جامعہ احمدیہ میں ہوگا۔ وکالتِ دیوان میں انٹرویو دینے کے بعد جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے پہنچ جاویں۔

شرائط:۔ میٹرک II ڈویژن پاس ہوں۔ ایف۔ اے کے طلبہ بھی داخلہ لے سکتے ہیں۔ عمر ۱۷ سال ہو۔ پاسپورٹ سائز کے چار ٹوپی والے فوٹو اور میٹرک یا ایف اے کی سند کی ۲ عدد فوٹوسٹیٹ درخواست فارم کے ساتھ منسلک کریں۔

داخلہ کا فارم اور پراسپکٹس دفتر جامعہ سے حاصل کریں یا بذریعہ ڈاک منگوالیں۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ)

گیانی بشیر احمد صاحب ناصر درویش وفات پا گئے

مکرم گیانی بشیر احمد صاحب ناصر بی۔ اے درویش ۲۴ر جون ۱۹۷۹ء کو قادیان میں بعمر ۵۸ سال حرکتِ قلب بند ہونے سے انتقال کر گئے۔ مرحوم لمبے عرصے سے اعصابی بیماری میں مبتلا تھے۔ آپ ابتدائی مخلص درویشان میں سے تھے جنہوں نے درویشی کا ۳۲ سالہ زمانہ نہایت صبر و استقلال کے ساتھ سلسلہ کی خدمات بجالاتے ہوئے گزارا بلکہ تقسیم سے قبل آپ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی تحریک پر زندگی وقف کی تھی اور دیہاتی مبلغین کی کلاس میں شامل ہو گئے تھے۔ بعد ازاں بہار کے علاقہ میں تبلیغ کیلئے بھیجے گئے اور قابلِ قدر خدمات انجام دیتے رہے۔ بعد ازاں آپ نے نصف قرآن حفظ کیا، پرائیویٹ طور پر بی اے پاس کیا اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی پنجابی زبان میں مہارت حاصل کرنے کی تحریک پر "گیانی" کا امتحان پاس کیا اور پھر ایک لمبے عرصے تک تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں ہیڈ ماسٹر کے فرائض کامیابی سے سرانجام دیئے۔ بعد ازاں بیماری کی وجہ سے رخصت لینے پر مجبور ہو گئے۔

آپ کی نماز جنازہ مکرمی ملک صلاح الدین صاحب قائم مقام امیر مقامی نے پڑھائی اور آپ کو بہشتی مقبرہ میں سپردِ خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر آپ نے ہی دعا بھی کروائی۔

(بحوالہ "بدر" قادیان ۲۸ر جون ۱۹۷۹ء)

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

داخلہ دار الحمد لاہور

دار الحمد۔ نیو مسلم ٹاؤن لاہور میں سکونت کی اجازت کے لئے نئے یا پرانے ساکنین کی طرف سے ۱۵ر اگست ۱۹۷۹ء تک مقررہ فارموں پر درخواستیں خاکسار کو پہنچ جانی چاہئیں۔ درخواست فارم دار الحمد سے طلب کئے جا سکتے ہیں۔ فیصلہ کی اطلاع یکم ستمبر ۱۹۷۹ء تک متعلقہ احباب کو دیدی جائے گی۔ یہ اجازت صرف ۳۰ر جون ۱۹۸۰ء تک کے لئے ہی ہوگی۔

(خاکسار چوہدری غلام رسول دار الحمد 134-A نیو مسلم ٹاؤن۔ لاہور)

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ

قائدین اضلاع اور قائدین مجالس اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں سو فیصد نمائندگی کے لئے ابھی سے کوشش شروع کر دیں۔ تاکہ کوئی مجلس یا کوئی خادم ایسا نہ ہو جس تک یہ اطلاع نہ پہنچے۔ اجتماع انشاء اللہ ۱۹۔۲۰۔۲۱ر اکتوبر کو ہوگا۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

خدمتِ دین سے منعم علیہ کا مقام حاصل ہوتا ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"اسلام اگر ترقی کرے گا تو انہی لوگوں کے ذریعہ جو سمجھتے ہیں کہ جو کچھ کرنا ہے ہم نے ہی کرنا ہے۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ ہم سے اپنے دین کی خدمت کا کوئی کام لے رہا ہے، تو یہ ایک انعام ہے جو ہم پر کیا جا رہا ہے۔"

تحریکِ جدید کے مالی جہاد میں حصہ لے کر آپ ایک ارفع و اعلیٰ مقام حاصل کر سکتے ہیں۔ سو اپنا محاسبہ فرمائیے اور اپنا قدم آگے بڑھائیے۔ اللہ تعالیٰ توفیق سعید بخشنے والا ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

جماعت احمدیہ گھانا کے سابق صدر جناب محمد آرتھر انتقال فرما گئے

مکرم امیر صاحب گھانا مشن نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ جماعتہائے احمدیہ گھانا کے سابق پریذیڈنٹ جناب محمد آرتھر وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم قبولِ احمدیت سے قبل عیسائی تھے۔ نوجوانی میں ہی مشرف بہ اسلام ہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔ ایک لمبا عرصہ تعلیم الاسلام پرائمری سکول میں بطور ہیڈ ٹیچر کام کرتے رہے اور کئی سال تک جماعتہائے احمدیہ غانا کے پریذیڈنٹ رہے۔ تقریباً ۸۵ سال کی عمر میں وفات پائی۔

احباب ان کی مغفرت اور بلندئ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

دعائے مغفرت

نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ میری ہمشیرہ امۃ الاعلیٰ بیگم اہلیہ شیخ لطف المنان صاحب آف راولپنڈی طویل علالت کے بعد مورخہ ۱۰ر جولائی ۱۹۷۹ء کو راولپنڈی میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ شیخ کظیم الرحمٰن مرحوم صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیٹی، حضرت شیخ حبیب الرحمٰن صاحبؓ آف حاجی پور کپور تھلہ کی پوتی، حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپور تھلویؓ کی نواسی اور محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت احمدیہ لائلپور کی بھانجی تھیں۔

اُسی دن ۹ بجے شب جنازہ ربوہ پہنچا اور بعد نماز عشاء محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے نماز جنازہ پڑھائی علاوہ ازیں حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بھی اسلام آباد میں نمازِ جنازہ غائب پڑھائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں اور حصہ جائیداد اپنی زندگی میں ادا کر چکی تھیں۔ گیارہ بجے شب بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی اور مربی صاحب جماعت احمدیہ لائلپور نے دعا کرائی۔

احباب جماعت اور بزرگانِ سلسلہ سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے، پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا کرے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔ مرحومہ نے ایک لڑکا اپنی یادگار چھوڑا ہے جو ایف۔ ایس سی کا طالب علم ہے۔

شیخ لطیف الرحمٰن
دفتر نظارتِ تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ

فوری ضرورت برائے فورمین

ہمارے کارخانہ واقع گوجرانوالہ کیلئے ایک تعلیمیافتہ تجربہ کار مکینیکل فورمین کی ضرورت ہے مکمل کوائف کے ساتھ ہمراہ تصدیق امیر جماعت/پریذیڈنٹ تحریر کریں۔

کوٹھی نمبر A'58 غلام محمد آباد
فیصل آباد

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴